السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ڈجکوٹ سے علی محمد لکھتے ہیں کہ اگر اہل میت کے لیے کوئی دوسرا کھانا نہ تیار کرے تو کیا وہ خود پکا سکتے ہیں یا نہیں ؟ نیز آپ نے ایک فتوی میں لکھا ہے کہ تعزیت سے مراد اہل میت کو صبر کی تلقین کرنا، پھر میت کے لیے دعائے مغفرت کرنا ہے، یہ وضاحت کریں کہ مذکورہ دعائیں ہاتھ اٹھا کر کی جائیں یا ویسے کہہ دی جائیں ۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اگر اہل میت کے رشتہ داروں یا تعلق داروں میں کوئی بھی ان کے لیے کھانا تیار نہ کرے تو اہل میت خود کھانا تیار کر سکتے ہیں، شریعت نے رشتہ داروں اور دیگر خویش واقارب سے کہا ہے کہ اہل میت تو غم سے نڈھال ہیں ان کے لیے کھانا وغیرہ دوسروں کو تیار کرنا چاہیے، گھر میں بچے وغیرہ بھی ہوتے ہیں انہیں کھلانے پلانے کے لیے گھر میں کھانا تیار کیا جا سکتا ہے، اس سے خود بھی کھایا جا سکتا ہے، البتہ جو چیز منع ہے وہ ہے اہل میت کے ہاں اجتماع اور اہتمام کے ساتھ اس اجتماع کے لئے شان و شوکت کے ساتھ کھانے کی تیاری، اس قسم کے اجتماع اور اہتمام کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نوحہ کی ایک قسم شمار کرتے تھے جہاں تک تعزیت کے لیے ہاتھ اٹھانے کا ذکر ہے اس کے متعلق ہم نے وضاحت سے لکھا تھا کہ تعزیت میں دو چیزیں ہوتی ہیں ایک میت کے لیے اخروی کامیابی کی دعا کرنا اور دوسرا یہ کہ اہل میت کو تسلی دینا اور انہیں صبر و تحمل کی تلقین کرنا لیکن اہل میت کے گھر جا کر مخصوص انداز اختیار کر کے ہاتھ اٹھا کر دعا کرنے کا ثبوت کتاب و سنت سے نہیں ملتا، بہر حال ہم اپنے موقف کو دہراتے ہیں کہ تعزیت میں میت اور اہل میت کے لیے دعا ضرور کی جائے لیکن اس کے لیے کسی دن جگہ یا خاص شکل و صورت کا اہتمام قطعاً درست نہیں، یہ تمام امور مروجہ اور خود ساختہ ہیں، ایک مسلمان کو ان سے اجتناب کرنا چاہیے؟ خوشی غمی کے مواقع پر ہمارے اسلاف جو روایات چھوڑ گئے ہیں انہیں پر عمل کرنے میں خیر و برکت ہے ۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاوی اصحاب الحدیث

جلد:1 صفحہ:171